محمد مغیرہ: جامع مسجد احرار چناب نگر

غیبت اور بہتان اسلامی اخوت کے لیے زہر قاتل

دنیا میں مختلف حیثیتوں سے رشتے قائم ہیں اور ہر تعلق اور رشتہ عارضی حیثیت رکھتا ہے۔ جبکہ ایک ایسا رشتہ بھی موجود ہے جس کو اتنا دوام حاصل ہے کہ کائنات کو اتنا دوام حاصل نہیں۔ وہ ہے اسلام کا رشتہ خالق کائنات نے ایمان والوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا ہے۔ انسان خواہ کسی قبیلہ کا ہو نسل، رنگ، شکل و صورت، امیر غریب کا امتیاز نہیں بس اسلام قبول کرنے سے ہی باہمی رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔ اس رشتہ کی باہمی شکل و صورت کا خدوخال کچھ اس طرح سے ہے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔ ایمان والوں کو باہم ایک دوسرے پر رحم کرنے اور شفقت و مہربانی کرنے میں جسم انسانی کی طرح دیکھو گے کہ جب اس کے کسی عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو جسم کے باقی حصہ بخار اور بے خوابی میں اس کے شریک ہو جاتے ہیں۔

ایسے ہی ایک جگہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی رشتہ کی مضبوطی کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "ایمان والوں کا تعلق دوسرے ایمان والوں سے ایک مضبوط عمارت کے اجزا کا سا ہونا چاہیئے کہ وہ باہم ایک دوسرے کی مضبوطی کا ذریعہ بنتے ہیں اور ان کے ایک ساتھ اجزاء رہنے سے عمارت کھڑی رہتی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان والوں کے اس باہمی ربط و تعلق کا نمونہ دکھانے کے لیئے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر بتایا کہ مسلمان کو اس طرح باہم مل کر ایک مضبوط دیوار بن جانا چاہیئے جس کی اینٹیں باہم پیوستہ اور ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہوں اور ان میں کہیں خلا نہ ہو"۔

اسلام نے مسلمانوں کو باہمی محبت و پیار سے رہنے کی تلقین فرمائی ہے اور ہر ایسی چیز جس سے باہمی نزاع کی توقع ہو اس سے حکماً منع فرمایا ہے تاکہ وہ اسباب جو باہمی مناقشت کا سبب ہوں اس کے انسان قریب ہی نہ جائے تاکہ باہمی فتنہ و فساد نہ پیدا ہو جائے۔ اور حضور علیہ السلام نے وہ تمام امور جن سے انسان کے باہمی تعلقات خراب ہونے کا خدشہ تھا بتا دیئے تاکہ امت کے افراد ان سے بچ کر باہمی خوشی خوشی زندگی کے لمحات گذار سکیں۔

(۱) تم دوسروں کے متعلق بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔

یہ ایک قسم کا جھوٹا وہم ہوتا ہے جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو اس کا حال یہ ہوتا ہے کہ جس کسی سے اس کا ذرا سا اختلاف ہو اس کے ہر کام میں اس کو بدنیتی ہی بدنیتی معلوم ہوتی ہے پھر محض اس وہم اور بدگمانی کی بنا پر وہ اس کی طرف بہت سی ان ہونی باتیں منسوب کرنے لگتا ہے پھر اس کا اثر قدرتی طور پر ظاہری برتاؤ پر بھی پڑتا ہے پھر اس دوسرے شخص کی طرف سے بھی اس کا رد عمل ہونا یقینی امر ہے اور اس طرح دل پھٹ جاتے ہیں اور اچھے تعلقات ہمیشہ کے لئے خراب ہو جاتے ہیں۔

(۲) تم کسی کی کمزوریوں کی ٹوہ میں نہ رہا کرو۔

(۳) جاسوسی کی طرح رازدارانہ طریقہ سے کسی کے عیب معلوم کرنے کی کوشش بھی نہ کیا کرو۔
(کیونکہ اللہ کا قانون ہے جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کے چھپے عیبوں کے پیچھے پڑے گا اور اس کی رسوا کرنا چاہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کے پیچھے پڑیگا اور جس کے عیوب کے پیچھے اللہ پڑیگا اس کو ضرور رسوا کریگا اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی ہو)

(۴) اور ایک دوسرے پر بیجا بڑھنے کی ہوس نہ کرو۔

(۵) نہ آپس میں حسد کرو (حسد یہ ہے کہ کسی کو اچھی حالت میں دیکھ کر ٹھنڈی آنکھ سے اس کو نہ دیکھ سکنا۔

(۶) آپس میں بغض و کینہ (نہ) رکھو
(کہ حسد اور بغض ایسی صفات قبیحہ ہیں جس سے پچھلی امتوں کے دین و ایمان برباد ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دین کو ختم کردینے والی ہیں) جبکہ کینہ اور بغض ایسی چیزیں ہیں جس کے دل میں ہوں اس کی مغفرت نہیں کی جاتی جب تک کہ بغض و کینہ سے دل خالی نہ ہو)

(۷) ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو۔

یہ وہ امور ہیں جن سے باہمی دلوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے اور ایمانی تعلق جس محبت و پیار و ہمدردی اور اخوت کو چاہتا ہے اس کا امکان بھی باقی نہیں رہتا۔

دنیا میں مختلف تنظیمیں موجود ہیں جو انسانی حقوق کے تحفظ کا نعرہ لگا رہی ہیں اور وہ خود ہی اپنی سوچ پر انحصار کر کے قانون بنا چکی ہیں کہ یہ انسان کے حقوق ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ان کا دماغ اس جگہ پر پہنچ ہی نہیں سکا کہ انسان کے حقوق کیا ہیں تو پھر ان کا تحفظ چہ معنیٰ دارد۔

دنیا جانتی ہے کہ انسان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور صانع ہی زیادہ جانتا ہے کہ اس کی بنائی ہوئی مشین کو کیا ضرورتیں ہیں اور کیا کیا اشیاء ایسی ہیں جو اس کے لئے نقصان دہ ہیں اور کس چیز سے اس کو فائدہ تامہ حاصل ہوسکتا ہے۔ اس لئے عقلی طور پر وہی ہے اس قابل کہ جو کچھ اس نے انسان کے فائدے کی چیزیں بنائی ہیں انہیں سے فائدہ ہوگا جو عمل انسان کے لئے نقصان کا باعث بتایا گیا ہے اس سے ہمیشہ نقصان ہی ہوگا۔ اس لئے اللہ نے ہر وہ عمل جس سے انسان کو تکلیف ہوتی ہو خواہ ظاہراً ہو جیسے قتل کرنا لساناً ہو جیسے غیبت و بہتان قلباً ہو جیسے کینہ بغض و حسد وغیرہ ان سے سختی سے منع کردیا گیا۔ اور ان پر سخت سے سخت سزاؤں کا حکم فرمایا۔

اسلام میں انسان کی عزت و آبرو کا جتنا تحفظ موجود ہے کسی اور قانون میں ملنا مشکل ہے اے کاش لوگ اس کو سمجھتے سوچتے اور اسلام ہی کی پیروی کرتے کہ انسان کی عظمت و وقار کا اسلام نے کتنا خیال کیا ہے۔

پیغمبر علیہ السلام نے اسلامی رشتہ کو مضبوط بنانے اور مسلمان کی عزت و آبرو کے لیے ایک بے مثال

قانون دیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اس پر کوئی ظلم نہ کرے اور اس کو بے مدد کے نہ چھوڑے اور اس کو حقیر نہ جانے اور اس کے ساتھ حقارت کا برتاؤ نہ کرے اور حدیث کے آخر میں فرمایا جو احترام مسلم کے لیے حرف آخر کی حیثیت رکھتا ہے کہ

کسی انسان کے برا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ مسلمان بھائی حقیر جانے اور اس کے ساتھ حقارت سے پیش آئے (اور) مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہے اس کا خون اس کا مال اس کی عزت و آبرو (اس لئے ناحق اس کا خون بہانا اس کا مال لینا اور اس کی آبروریزی کرنی یہ سب کا سب حرام ہے) یہ ایک مختصر سا خاکہ ہے اسلامی (محبت و پیار بھرے) معاشرہ کا جیسے تقریباً تقریباً کوئی نہیں جانتا دین اسلام سے پہلے لوگ انسان ہونے کے باوجود حیوانیت پر اترے ہوئے تھے ڈاکہ، چوری، زنا، ظلم و زیادتی عام تھی اور یہ سب امور قبیحہ لوگ تفاخر سے کرتے ہیں مگر دین اسلام کے بعد اسلام نے انسان کے حقوق کا تعین کیا عزت و آبرو کا تحفظ یقینی بنایا جس سے یہ ہوا کہ جو لوگ انسانیت کے دشمن تھے لوگوں کے ہمدرد بنے عزت لوٹنے والے عزت و آبرو کے تحفظ کرنے والے بنے جس سے ایک ایسا معاشرہ تشکیل پا گیا کہ محسن انسانیت صلی اللہ علی وسلم نے فرمایا "سب زمانوں سے یہ زمانہ بہتر ہے جیسے جیسے زمانہ نبوت ہم سے دور ہوتے چلے جارہے ہیں اتنے ہی اچھائی سے دور ہوتے چلے جارہے ہیں۔ اب زمانہ ایسا ہے کہ لوگ مسلمان ہونے کے باوجود تعلیمات اسلام سے عدم واقفیت کی بنا پر وہی اسلام سے پہلے کافروں والے کرتوت اپنا رہے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ وہ پکے کافر تھے جبکہ ہم مسلمان ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں مگر اسلامی اصولوں کو نہ اپنا کر بے راہ روی کا شکار ہیں وہی چوری ڈاکہ ظلم و ستم اور ہر قسم شر و فساد ہمہ جہت معاشرہ میں عام ہے جو اخوت اسلامی کے لئے سخت نقصان دہ ہے معاشرہ اس قدر بگاڑ کا شکار ہے کہ الامان والحفیظ۔

جیسے اسلامی تعلیمات کے ساتھ ہی اس کو صحیح سمت پر لایا جاسکتا ہے۔ مگر انسان اس طرف توجہ کرنے کے لئے تیار ہی نہیں۔ انسان انسان کا دشمن عزت و آبرو کے تحفظ نام کی کوئی چیز دنیا میں موجود نہیں۔

عام انسان کو کجا حالات اس قدر بگاڑ کا شکار ہیں کہ ماں باپ کا تقدس باپ بیٹے کے باہمی رشتہ کا تقدس باقی نہیں۔ آج تو ہر آدمی دوسرے کو ختم کرنے زیر کرنے کے درپے ہے۔ بیٹا اگر باپ کے قتل کرنے کے لئے دوستوں سے مشورہ کرتا ہے تو باپ بھی بیٹے کو ٹھکانے لگانے کا سوچ رہا ہے اس دور میں ایک عام آدمی دوسرے کے لیے کیا کچھ نہ سوچتا ہوگا۔

ظاہری اعتبار سے اگر کسی کے پاس قانونی شکنجے سے بچنے وسائل موجود ہیں تو دوسرے کو قتل کرنے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا عزت و آبرو کو پامال کرنا تو مسئلہ ہی نہیں۔ جہاں کہیں آپ بیٹھ جائیں آپ کو ہر آدمی دوسرے کے پیچھے پڑا ہوا نظر آئیگا کوئی برائی ایسی نہیں، جو دوسرے سے منسوب نہیں کرے گا اور یہ فعل بد لوگوں کے لیے دلی سکون کا سبب بنتا ہے اور آپ میں وہ ایک قلعہ فتح کرنے کی طرح لگا ہوا ہوتا ہے

برائی سننے سنانے میں لطف اندوزی یہ ایسی وبا ہے جو معاشرہ کو لپیٹ میں لے کر بالکل ہی تباہی کے دہانے پر پہنچا چکی ہے اس کا علاج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں ہی کیا جاسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

میرے ساتھیوں میں سے کوئی دوسرے کی (بری) بات مجھے نہ پہنچایا کرے میں چاہتا ہوں کہ جب میں تم لوگوں میں آؤں تو میرا دل (سب کی طرف سے صاف اور) بے روگ ہو۔

اس سے واضح ہوا کہ دوسروں کے متعلق ایسی باتیں سننے بھی آدمی کو پرہیز کرنا چاہیے جس سے اس کے دل میں کسی کے لئے بدگمانی یا اس کے لیے رنجش پیدا ہونے کا امکان ہو۔

جبکہ آج کا مسلمان اسی تلاش میں ہے کہ دوسرے کے عیب سے مطلع ہو جائے یا کوئی بات سنائی جائے جس سے دوسرا بدنام ہو۔ اور دوسرے کو بدنام کرنے کے لئے جھوٹا قصہ گھڑنا دوستوں سے جھوٹی گواہی دلانا اور اس پر اگر ضرورت پڑے تو جھوٹی قسم سے بھی دریغ نہ کرنا نہ دنیا میں کسی کا ڈر نہ آخرت کا مقصد اپنے نفس کو خوش کرنا ہے اور بس۔

مگر اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ یہ خوش وقتی ہے جبکہ اس کا ردعمل میں کیا ہونے والا ہے اس سے بے خبر رہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اے وہ لوگو: جو زباں سے ایمان لائے ہو اور ایمان ابھی ان کے دلوں میں نہیں اترا کہ مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو اور ان کے چھپے ہوئے عیبوں کے پیچھے نہ پڑا کرو اگر کوئی ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ کا معاملہ بھی اس کے ساتھ ایسا ہی ہو گا جس کے ساتھ اللہ کی طرف سے یہ معاملہ ہو گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے گھر میں رسوا کریگا اس حدیث سے اس بات کی بھی وضاحت ہو گئی کہ جو کسی مسلمان کی غیبت کرے یہ ایک ایسی منافقانہ حرکت ہے جو صرف ایسے لوگوں سے سرزد ہو سکتی ہے جو صرف زبان کے مسلمان ہوں اور ان کے دل ایمان سے خالی ہوں اس لئے وہ شخص جس کا خصوصیت کے ساتھ دوسرے کی برائی کے تذکرے سے لطف اندوزی مشغلہ ہے وہ توجہ کرے اور پڑتال کرے کہ اس فعل بد سے واقعی کہیں کام صاف تو نہیں ہو گیا اور اگر اللہ کے خاص فضل و کرم سے کوئی ایمان کی رمق باقی ہے تو آئندہ سے توبہ و استغفار کرے اور اس فعل بد سے اجتناب کرے۔

کیونکہ یہ ایسا گناہ کبیرہ ہے جو زنا جیسے جرم سے زیادہ جرم ہے جب صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے غیبت کلی زنا سے بڑا جرم ہونے کی وجہ پوچھی تو آپ نے وجہ یہ بیان فرمائی کہ زنا کبیرہ گناہ ہے مگر توبہ سے معاف ہو سکتا ہے جبکہ غیبت کا گناہ توبہ سے بھی معاف نہیں ہوتا جب تک کہ جسکی غیبت کی گئی ہو وہ معاف نہ کرے ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا کہ تم جانتے ہو غیبت کیا چیز ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول جانتے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اپنے کسی بھائی کا اس طرح ذکر کرنا جس سے اس کو ناگواری ہو (بس یہی غیبت ہے)

صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ برائی اسی میں موجود ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی تو غیبت ہے۔ اگر اس میں برائی نہیں تو بھی وہ بہتان ہے اور واضح ہو کہ بہتان کا گناہ غیبت سے بڑھ کر ہے۔

بہتان کیا ہے:۔ کسی شخص کی طرف کسی گناہ یا برائی کی نسبت کرنا جس سے وہ بالکل بری ہو۔

جب انسان ایک دفعہ اسلام کی متعین کردہ حدود و قیود پھلانگ جائے اگر اس کو گناہ سمجھ کر توبہ کر لے تو بہتر اور اگر اس کے برعکس اپنے کیے پر خوش و خرم ہو تو پھر غیر محسوس طریقہ سے بقیہ اخلاق حدود و قیود توڑنا اس کے لئے آسان ہو جاتا ہے کسی کی غیبت کرتے کرتے جب سمجھتا ہے کہ اس میں مجمع حسب منشاء کامیابی نہیں ہو سکی تو پھر بہتان تراشی کی طرف قدم اٹھتا ہے۔ معاشرہ میں آپ گھوم جائیں جہاں بھی کوئی باہمی مناقشت یا تنازع آپ کو نظر آئے گا اس کی اصل وجہ اکثر غیبت یا بہتان ہی ہو گی۔ اب تو لوگ اتنے چالاک ہو گئے ہیں کہ ایک فیصد ظاہراً اگر گناہ کا شبہ ہو جائے تو اس کو گناہ ثابت کرنے کے لئے ننانوے فیصد بہتان ساتھ ملا دیتے ہیں۔ یہ کام نہایت ہی آسانی سے انجام کو پہنچ سکتا ہے بلکہ دائیں ہاتھ کا کھیل سمجھو۔ کہ سننے والا دم بخود ہو جاتا ہے۔ گو کہ معاشرہ اس قدر گدلا ہو چکا ہے کہ خیر و سچائی کی توقع نہیں تاہم ایک دوست نے اپنے پر لگے الزام کا قصہ جس سے وہ بہت ہی حیرت زدہ تھا کہ قصہ سناتے ہوئے اپنے اوپر کنٹرول نہ رکھ سکا وجود پر رقت طاری ہو گئی بات کرتے زبان لڑکھڑانے لگی اور آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی جاری ہو گئی اور بڑی مشکل سے اپنے پریشان لمحات کی آپ بیتی سنائی اس نے کہا میں ایک فیکٹری میں ملازم ہوں اور سینئر ہونے کی وجہ سے بعض امور کی صحیح اعزازی نگرانی دیدی گئی فیکٹری کے امور میں حتی المقدور کوشش کرتا رہا کہ اگر کوئی باہمی شکایت ہو تو نچلی سطح پر ہی دور کر دی اور محسوس ہوتا کہ کنٹرول سے کچھ باہر ہو رہا ہے تو تو دبے لفظوں اور مناسب نقطوں میں مالک کو بتا دیتا۔ یا یہ کہ اگر کوئی شکایت عام ہو جاتی اور یقین ہو جاتا کہ کسی نہ کسی طرح مالک کو علم ہو جائے گا تو بھی مناسب طریقہ سے مالک کو اس کی اطلاع کر دیتا مگر افسوس کہ جن افراد سے متعلق شکایت ہوتی میں مالک کو بلا کر یہ کہہ دیتا کہ اس کی طرف سے آپ کی شکایت آئی ہے میں نے کئی مرتبہ فیصلہ کیا کہ آئندہ مالک تک شکایت نہیں پہنچاؤں گا مگر پھر بھی مجبوراً حالات کے تقاضے پر مالک کو بتانا پڑتا جس سے میرے ساتھ کام کرنے والوں کے دل میں ایک غیر محسوس طریقہ سے جذبہ انتقام ابھرنا شروع ہو گیا بلاخر ایک گہرے منصوبے کے تحت ایک عجیب سی شکایت تیار کر لی گئی اور ایک شخص کو اسی شکایت کی تکمیل کے لیے اقرار کرنے کے لئے جیسے کیسے تیار کر لیا اور وہ شکایت بجائے خود پہنچانے کے کسی اور کا واسطہ بنا کر مالک تک پہنچا دی اور منصوبہ سازی اس کے معاون بن گئے مالک نے تفتیش شروع کی تو تیار کردہ آدمی پیش ہوا اس نے کیا کہا اللہ جانے جبکہ منصوبہ سازوں نے زمین و آسمان کے قلابے ملانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

آخر انسان ہونے کے ناطے مالک نے ضرور کچھ تاثر لیا ہو گا۔ اس کے بعد فیکٹری کے افراد کو ایک ایک کر

کے قصہ سے مطلع کیا کہ اب پتہ چلے گا کیا بھاؤ بکتا ہے۔

جب منصوبہ سازوں کا پتہ چلا تو جن ہاتھوں یہ پروگرام طے پایا شکل و صورت میں شاید ہی ان پر کوئی جھوٹ کا شک کرے رات دن تسبیحات و نوافل میں معروف رہنے والے مگر اس دوست نے بقول کہ میں اس پورے قصہ پر حیرت زدہ ہوں اور حلفیہ کہنے کو تیار ہوں کہ میرا اس شکایت سے کوئی تعلق نہیں مگر بہتان تراشی کرنے والے اس ظلم کرنے پر خوش ہیں اور خیال ہی نہیں کہ ہم سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے۔ ظاہر ہے اس کے بعد حالات باہمی کیسے بحال رہ سکتے ہیں۔ یہ ہیں غیبت کی کارستانیاں اگر غیبت اور بہتان اسلامی اخوت کے لئے زہر قاتل نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اس سے بچنے کی تلقین نہ فرماتے

بہر کیف بات یقینی ہے کہ اسلامی اخوت کے لیے زہر قاتل غیبت اور بہتان سے زیادہ اور کوئی نہیں یہ فرمان آج سے چودہ سو برس پہلے کا ہے اور قیامت تک اس کا تجربہ اس بات کا شاید ہو گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ فرمایا

اس لئے مسلمانوں کو چاہیے کہ اسلامی اخوت کا خاص خیال رکھیں جب ہم اسلامی تعلیمات کے مطابق باہم ایک تھے تو دشمن ہمارے سامنے ٹھہرنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا جب سے ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے منہ پھیرا ہے ہر جگہ ذلت و رسوائی ہمارا مقدر بن گئی ہے بھائی بھائی کا دشمن بن گیا ہے آپ معاشرہ میں پھریں تحقیق کریں جہاں کہیں کوئی نزاع ملے گا اس کی وجہ اکثر کوئی نہیں ہو گی صرف اور صرف یہی صفات قبیحہ ہی ایک دوسرے کے نزاع کا سبب ہیں

آئیے۔ آج وقت ہے معاشرہ کو بہتر بنانے کے لئے اسلامی تعلیمات کے مطابق دوسرے بھائی بھلائی سوچیں دوسرے کی خیر خواہی عزت و آبرو کا خیال رکھیں ورنہ ہماری بھی عزت آج بالکل کسی وقت کسی کے ہاتھوں تار تار ہونے والی ہے۔

برصغیر میں مطالعہ قرآن

کے موضوع پر تحقیقی مجلہ سہ ماہی

"فکر و نظر"

صفحات: 400
قیمت 100 روپے

بذریعہ رجسٹری: 120 روپے
سالانہ چندہ -/200 روپے

کا خصوصی شمارہ شائع ہو گیا ہے اپنی کاپی کے لئے فوراً لکھئے:

ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی پوسٹ بکس نمبر 1035، اسلام آباد۔